از عدالتِ عظمی

خصوصی حصول اراضی آفیسر

بنام

سدھپا اجنلپامدار

تاریخ فیصلہ: 2 نومبر 1995

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 23 (A-1)، 23(2) اور 28 جیسا کہ ترمیم شدہ ایکٹ، 1984 - کا اطلاق۔

دفعات 23 کی دفعات کا اطلاق (1-ان اپیلوں میں حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ 1984 کے اے)، 23(2) اور 28 زیر بحث تھے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: اس اپیل میں تنازعہ اب مربوط نہیں ہے، کیونکہ نکات پہلے ہی اس عدالت کے آئینی بنچ کے فیصلوں میں شامل ہیں۔ نتیجتاً، ترمیم شدہ قانون کے مطابق دیے گئے فوائد الگ کر دیے جاتے ہیں۔ جواب دہندگان

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سالانہ 6 فیصد کی شرح سے سود اور بڑھے ہوئے معاوضے پر 15 فیصد کی شرح سے معاوضہ حقدار ہیں۔[749-سی-ڈی]

یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ،[1989] 3 ایس سی آر 316 اور کے ایس پریپومن بنام ریاست کیرالہ، [1994]5ایس سی سی 593،اس کے بعد آئے۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار:1995کا دیوانی اپیل نمبر 10522۔

ایم ایس اے نمبر 79، سال 1987 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 26.5.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم ویرپا۔

جواب دہندہ کے لیے کرن سوری۔

عدالت کامندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

رجسٹری کی 14 اگست 1995 کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ایس ایس ٹاپائی، جو ایس ایل پی (سی) نمبر 9906، سال 1987 (موجودہ ایس ایل پی) میں واحد مدعا علیہ تھا، پوسٹل توثیق کے مطابق مردہ تھا۔لہذا ہم نے درخواست گزار ریاست کے وکیل کوہدایت کی کہ وہ واحد مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے اقدامات کریں۔ نیشنل ہائی ویز، دھارواڑ کے اسپیشل حصول اراضی آفیسر نے 17 اکتوبر 1995 کو اپنے خط میں کہا تھا کہ ایس ایس تیاپی اب بھی زندہ ہیں اور وہ اس وقت گنگاوتی میں بس ڈپو کے قریب چائے کی دکان چلا رہے ہیں۔ان حالات میں، پوسٹل توثیق واضح طور پر غلط ہے۔لہذا مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیس میں تنازعہ اب انٹر گرا نہیں ہے۔ دفعات 23 کی دفعات کا اطلاق (1- اس معاملے میں حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ (ایکٹ 68، سال 1984) کے ذریعے ترمیم شدہ حصول اراضی کے ایکٹ، 1894 کے اے)، 23 (2) اور 28 زیر بحث ہیں۔ یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ، [1989] 3 ایس سی آر 316 اور کے ایس پر یپو من بنام ریاست کیرالہ، [1994] 5 ایس سی سی 593 میں اس عدالت کے دو آئینی بنچ کے فیصلوں میں ان نکات کا احاطہ پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ ان آئینی بنچ کے فیصلوں کے پیش نظر اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔ نتیجتاً، ترمیم شدہ قانون کے مطابق دیے گئے فوائد الگ کر دیے جاتے ہیں۔ جواب دہندگان سالانہ 6 فیصد کی شرح سے سود اور بڑھے ہوئے معاوضے پر 15 فیصد کی شرح سے معاوضہ حقدار ہیں۔

اپیل کی اجازت اسی کے مطابق ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document